مکتوب تھائی لینڈ

کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کی مسلمان اقلیت

الحق کے وقائع نگار خصوصی ــــ جناب خلیل اللہ مقیم تھائی لینڈ کے قلم سے

الحق نے عالم اسلام اور مسلمان اقلیت کے ممالک میں وہاں کے مسلمانوں کے علمی سیاسی اور دینی سرگرمیوں پر تازہ مراسلے قلم بند کرنے کے لئے کئی ایک ممالک میں وقائع نگار خصوصی حضرات کی تقرری کا پروگرام بنایا ہے اس سلسلہ میں ہمارے ایک مخلص دوست خلیل اللہ صاحب مقیم تھائی لینڈ کا تازہ مراسلہ ملاحظہ کیجئے۔ ان شاء اللہ دیگر ممالک سے بھی تازہ رپورٹیں ہر ماہ حاصل کی جاتی رہیں گی

ادارہ

مسلمانان کمبوڈیا کی حالت زار | جیسا کہ قارئین کو معلوم ہوگا کہ دو سال قبل افغانستان پر روس نے فوجی یلغار کی۔ اور اس یلغار میں لاکھوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں اور لاتعداد مویشی ہلاک اور کروڑوں کی املاک تباہ ہوئی۔ اور افغانستان کی پرسکون فضا کو قیامت صغریٰ میں تبدیل کر دیا۔

اسی نوعیت کا فوجی اقدام روس کی مدد سے ویت نام نے کمبوڈیا میں کیا۔ جس میں لڑائی کے دوران تھائی لینڈ کے اخباروں کے مطابق ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ جانیں ضائع ہوئیں۔ اور تین لاکھ سے زائد افراد مہاجر ہو کر تھائی لینڈ میں داخل ہوئے بے یار و مددگار آسمان کی کھلی چھت کے نیچے اپنی زندگی کے سخت لمحات گذارنے لگے۔ اور آج تک اسی امید میں بیٹھے ہیں کہ کب حالات سازگار ہوں اور وہ دوبارہ واپس جائیں۔ لیکن اس انتظار میں پورے چار سال گذر گئے۔

حال ہی میں کچھ مہاجرین امریکہ۔ فرانس۔ کینیڈا اور آسٹریلیا نے لے کر وہاں آباد کرائے۔ مگر ان ممالک نے اکثر ایسے عوام لئے جو زیادہ تر عیسائی مذہب کے تھے۔ بدھ مذہب والے بہت تھوڑے تھے۔

باقی مہاجرین جو تا حال تھائی لینڈ کی سرزمین پر مہمانی کے ایام کاٹ رہے ہیں ان میں دو ہزار پانچ سو مسلمان بھی ہیں ان میں اکثریت بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کی ہے۔ نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں۔

حال ہی میں تھائی لینڈ کی تنظیم اخوان المسلمین کے چند اہل کاروں نے ان مہاجر کیمپوں کا دورہ کیا۔ اور کمبوڈیا کے مہاجر مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان مہاجرین مسلمانوں نے کمبوڈیا میں مسلمانوں کی حالت زار سنائی تو آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔ ان کی انداز گفتگو ایسی قابل رحم تھی کہ سننے والے بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان مسلمان کیمپوں میں اس چار سال کے طویل عرصہ میں آج تک کسی بھی مسلمان ملک کا سربراہ نہیں آیا۔ اور نہ عام مسلمانوں نے ان سے کوئی ہمدردی کی۔ انہیں شکایت تھی کہ اللہ کے فضل وکرم سے آج کل اکثر اسلامی ممالک آسودہ حال ہیں مگر اُن کی وافر دولت سے کمبوڈیا کے غریب اور خستہ حال مسلمان محروم رہے اور نہ ہی کسی مسلمان ملک میں ان کے آباد کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ انہوں نے زوردار الفاظ میں کہا کہ ان کی اس فریاد اور دکھ کو تمام اسلامی دنیا کو خبردار کیا جائے۔

اگرچہ دور حاضر میں مسلمانوں کے مسائل بہت زیادہ ہیں مگر ان مہاجرین کا مسئلہ بھی بجائے خود کافی اہمیت کا حامل ہے۔

کمبوڈیا کے مسلمان مہاجرین تمام اسلامی ممالک سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کے مسائل پر غور فرما کر اسلامی برادری اور اخوت کی بہترین مثال قائم فرمائیں۔ ان میں سینکڑوں بچے ایسے ہیں جن کی تعلیم کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اور کچھ لڑکیاں ایسی ہیں جو بالغ ہو چکی ہیں جن کی شادیوں کا معاملہ بھی بجائے خود ایک مسئلہ بن چکا ہے اگر اس مسئلہ میں مزید لیت ولعل سے کام لیا گیا تو ایک طرف تو ان بچوں کا اہم ترین تعلیمی وقت ضائع ہو جائے گا اور دوسری طرف بالغ لڑکیوں کے غیر مسلم مردوں کے ساتھ ضائع ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

عالم اسلام کو چاہیئے کہ غیر مسلم ممالک میں مسلمان اقلیتوں کا تحفظ کیا جائے۔ ورنہ اسلام دشمن عناصر تو تمام حربے اسلام کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اور دن رات ان کی یہی کوشش ہے کہ اسلام اور مسلمان کسی نہ کسی طریقہ سے صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔

آج دنیا بھر کے اخباروں اور رسالوں میں مسلمانوں کے خلاف جو پروپگنڈہ ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس پر سنجیدہ ایکشن لینا چاہیئے۔ اور اسلامی ممالک کے تمام نشریاتی ادارے اور ذرائع ابلاغ کو اسلام کے نشر و اشاعت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں تھائی لینڈ کے مسلمانوں نے تھائی لینڈ میں اپنی کچھ تنظیمیں بنائی ہیں جن میں دو تنظیمیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ اخوان المسلمین آف تھائی لینڈ۔ ۲۔ انجمن اسلام۔ جو کہ ملک کے طول و عرض میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اب تک انہوں نے مختلف اسلامی تصانیف کا تھائی زبان میں ترجمے بھی شائع کئے ہیں۔ جن میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے مترجم قرآن کریم کا انگریزی سے تھائی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور بخاری ومسلم شریف کے ترجمے بھی شائع ہوچکے ہیں۔ تفسیر خازن کا ترجمہ جاری ہے۔

علاوہ ازیں علامہ اقبال کی تصانیف کا ترجمہ بھی ہوچکا ہے۔ اور سید جمال الدین افغانی کی سوانح حیات بھی شائع ہوچکی ہے۔

حال ہی میں جناب خمینی کی سیاسی سرگرمیوں کی ایک جھلک بھی منظر عام پر آچکی ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ تھائی لینڈ کے مسلمانوں میں بیداری کی روح پھونکی جارہی ہے۔

کئی اسلامی ماہنامے۔ ہفت روزہ جریدے اور روزنامہ اخبارات بھی جاری ہوچکے ہیں جن میں ماہنامہ الجہاد ماہنامہ الرابطہ۔ ہفت روزہ الاحباب۔ ہفت روزہ تقویٰ اور ہفت روز چاند منگ شامل ہیں۔ ان میں گردونواح کے مسلمانوں کا حال اور دیگر اسلامی مضامین بھی شائع ہورہے ہیں۔

اس کے علاوہ سید سلیمان ندوی اور ابوالحسن علی ندوی۔ شیخ احمد نورسی۔ شیخ حسن البنّا وغیرہ کی تصانیف کے ترجمے ہوچکے ہیں۔

ایک طرف تھائی لینڈ میں تبلیغ کا کام سرگرم عمل ہے تو دوسری طرف تھائی لینڈ میں تحریک آزادی اپنی مدد آپ کے اصول پر زور پکڑتی جارہی ہے۔ یہ تحریک جنوبی تھائی لینڈ کے ضلع پتانی سے اٹھی ہے جو ۱۹۰۲ء تک مسلمانوں کی ریاست تھی۔ جسے بعد میں انگریزوں کی مکاری سے تھائی لینڈ میں مدغم کردیا گیا۔ اور آج کل پھر ان لوگوں میں بیداری پیدا ہوچکی ہے۔ اور اپنی آزادی کے لئے گوریلا جنگ کے اصول پر جان پر کھیل رہے ہیں۔ جو ایک نہ ایک دن انشاء اللہ بار آور ثابت ہوگا۔ ع

جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

اسلامی مدارس ومساجد | تھائی لینڈ میں کئی اسلامی مدارس بھی عرصہ دراز سے کام کررہے ہیں۔ ان میں ابتدائی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور عربی پڑھانے پر خاص زور دیا جارہا ہے۔ اکثر مسلمان طلباء عربی جانتے ہیں ان مدارس سے فارغ ہوکر مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ اور مصر طلباء مزید علم کے لئے مدرسہ کے فنڈ سے بھیجے جاتے ہیں۔ اکثر مسلمانوں کا مسلک امام شافعی سے متعلق ہے۔ فتوے بھی اسی مسلک پر دئے جاتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کا ایک مفتی بھی مقرر ہے جن کا نام مفتی محمد یحیٰی ہے۔ حکومت میں اس کو مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت حاصل ہے مگر مسلمانوں کی اکثریت مفتی محمد یحیٰی کے خلاف ہے۔ ان کے متعلق مسلمانوں میں قسم قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کو حکومت کی طرف سے کچھ اختیارات بھی دئے گئے ہیں۔ مثلاً مسلمانوں کے اوقاف اور مذہبی امور کے متعلق اختیارات

ان کے پاس ہیں۔

مسلمانوں کی اکثریت جنوبی تھائی لینڈ میں ہے ضلع ندرتی واٹ (NARATEE WAT) ضلع ستون (SATOON) ضلع یلا (YALA) ضلع پتانی (PTANEE) پچاسی فیصد مسلمان ہیں۔

جوں جوں شمال کی طرف جائیں مسلمانوں کی اکثریت کم ہوتی جاتی ہے۔ وسطی تھائی لینڈ یعنی بنکاک (BANGKOK) میں بھی مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی ہے۔ بنکاک کے گردونواح میں ۱۳۰ مساجد ہیں۔ پورے تھائی لینڈ میں مسلمانوں کی کل آبادی ۵۷ لاکھ ہے جو پوری آبادی کا ۱۶ فیصد سے کچھ زیادہ ہے۔ ۳ ہزار کے قریب چینی مسلمان بھی آباد ہیں۔ جن کی اکثریت شمالی تھائی لینڈ میں ہے۔ مسلک کے لحاظ سے حنفی ہیں۔ پورے تھائی لینڈ میں ۲۰۹۵ رجسٹرڈ شدہ مساجد ہیں۔ ہر مسجد کے پیش امام کا کرایہ حکومت کی طرف سے ریل گاڑیوں۔ بسوں اور اندرون ملک کی ہوائی سروس میں نصف مقرر کیا گیا ہے۔

<u>مسلمانوں سے زیادتی</u> | اگرچہ جزوی طور پر مسلمانوں کو چند ایک مراعات حاصل ہیں مگر دوسری طرف مسلمانوں سے کچھ زیادتیاں بھی کی جارہی ہیں۔ حتیٰ کہ اسلامی نام رکھنے پر حکومت خوش نہیں ہوتی۔ اور غیر مسلم نام رکھنے پر مسلمانوں کو آمادہ کیا جارہا ہے۔ یہ بالکل وہی پالیسی ہے جو برطانوی سامراج نے ملائشیا میں اختیار کی تھی۔

ملازمت کے واسطے مسلمانوں کو غیر مسلم نام رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تاکہ ملازمین کی لسٹ میں عیسائی ظاہر کیا جائے۔ اور جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کو بے دخل کیا جارہا ہے اور دوسرے علاقوں میں تبدیل کرانے کے منصوبے جاری ہیں۔

اسی طرح کئی بستیاں جنوبی تھائی لینڈ سے دوسرے علاقوں میں تبدیل کی گئی ہیں۔ ان بستیوں کا نام خود کفیل بستیاں رکھا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل کئی مسلمان لیڈروں کو سزائے موت بھی دی جا چکی ہے اور کئی سیاسی قیدی تا حال اسیر ہیں۔ مسلمان لیڈروں کو اکثر خفیہ سزائے موت دی جاتی ہے جس کی خبر سالہا سال بعد احباب تک پہنچتی ہے۔ بادشاہی نظام رائج ہے۔ بادشاہ کے یوم پیدائش پر خصوصی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ اگر جنوبی تھائی لینڈ کے مسلمانوں کے اکثریتی علاقہ میں کسی مسلمان نے یوم پیدائش پر سرکاری جھنڈا نہ لہرایا تو مالک مکان کو باغی قرار دے کر اسے گرفتار کر دیا جاتا ہے۔ یا پھر کسی دوسرے موقعہ پر اس کی گرفتاری کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح بادشاہ کے دورہ پر اگر کوئی مسلمان استقبال کے لئے نہ آیا تو اسے بھی حکومت کے نوٹس میں لایا جاتا ہے۔

نیز اگر مسلمانوں کے اکثریتی علاقہ میں کہیں ڈاکہ یا رہزنی کی واردات ہوئی تو اسے بھی بلا تحقیق مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔ قتل و غارت گری۔ زنا بالجبر۔ ڈاکہ۔ رہزنی تو بالکل روزانہ کا معمول بن چکا ہے۔ تقریباً ہر شہری کا مال و دولت اور جان بالکل غیر محفوظ ہے اور دن دہاڑے بڑے بڑے بازاروں میں ڈاکے پڑ رہے ہیں۔

مسلمانوں پر تمام ممتاز عہدے بند ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمانوں سے قربانی کرنے والے بیل بھینس پر بھی چالیس باٹ (بیس روپے) کا سرکاری ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ البتہ حج پر جانے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لئے کوئی کوٹہ مقرر ہے بالکل آزادی سے ہر آدمی بار بار جا سکتا ہے۔

تھائی لینڈ کے باشندے پاکستانی عوام کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انتہائی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ آج سے ایک ماہ پہلے تھائی لینڈ کے اسلحہ کا ایک کارخانہ تباہ ہو گیا جس میں راکٹ توپ۔ چھوٹے ٹینک اور دیگر چھوٹا اسلحہ تیار ہوتا تھا۔ صبح ۱۰ بجے اس میں بم کا دھماکہ ہوا۔ اور ۲ جریب میں آباد بلڈنگیں پھٹ کر ملبہ کا ڈھیر بن گئیں۔ جس سے چار سو فوجی ہلاک اور سینکڑوں عوام بھی ہلاک ہوئے۔ ہلاک ہونے والے فوجیوں میں چالیس اعلیٰ فوجی افسر بھی شامل تھے۔

حکومت کے بعض ذرائع ویت نامی کمیونسٹوں کو دھماکے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اور بعض ذرائع جنوبی تھائی لینڈ کے مسلمانوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بہر حال حکومت کی طرف سے ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ یہ دھماکہ کیسے ہوا۔

ایک اندازہ کے مطابق ۳ - ارب باٹ یعنی ڈیڑھ ارب ۔۔۔ ان ہوا ہے ۔۔

مشاہیر علوم دیوبند | سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۶۷۰

ڈائی دار جلد عمدہ سینکڑوں علماء دیوبند کے مختصر مگر جامع حالات زندگی پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب۔ علمی خدمات اور نایاب ہزاروں تصانیف کا تذکرہ تالیف قاری فیوض الرحمان ایم۔اے۔ علماء و مشاہیر دیوبند کے انسائیکلو پیڈیا کی پہلی جلد۔ قیمت ۴۰ روپے

قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین | فضیلت صدیقؓ و فاروقؓ

حجۃ الاسلام حضرۃ شاہ ولی اللہؒ کی معرکۃ الآرا بلند پایہ تحقیقی تصنیف۔ نہایت عمدہ بہترین ڈائی دار جلد اعلیٰ کاغذ کیساتھ دیدہ زیب ایڈیشن۔ قیمت ۴۰ روپے صفحات ۳۷۶

منہاج السنن شرح جامع السنن

جلد اوّل (عربی)

امام ترمذی کی کتاب ترمذی شریف کی نہایت جامع اور مختصر شرح۔ درس و تدریس کے لئے نہایت کار آمد۔ مؤتمر المصنفین کی ایک قیمتی اور تازہ پیشکش علامہ مولانا محمد فرید صاحب مفتی و مدرس دار العلوم حقانیہ کے قلم سے۔ صفحات ۳۰۳ قیمت ۲۵/- روپے

مؤتمر المصنّفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور